سوال

(334) 22رجب کے کونڈوں کی ایجاد کی تاریخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

22رجب کو بعض لوگ کونڈے دیتے ہیں یہ کب اور کس تاریخ سے ایجاد ہوئے اس کی اصل کیا ہے نیز ان کا شرعاً کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

22رجب کے کونڈوں کے سلسلے میں ایک جعلی فرضی اور بے بنیاد حکایت بیان کی جاتی ہے جس کو منشی جمیل احمد نے اپنے منظوم کلام میں بڑے مزے لے کر بیان کیا ہے کہ مدینہ میں ایک لکڑہارے کو فقروفاقہ ۔ نے آگھیرا ۔ اور وہ گھر بار کو خیر باد کہہ کر مارے مصیبت کے بارہ سال تک دردر کی ٹھوکریں کھاتا رہا ۔ دوسری طرف اس کی بیوی نے مدینے میں ایک وزیر کے محل میں ملازمت اختیار کر لی ایک روز یہاں محل کے سامنے سے حضرت جعفر صادق کا اپنے مصاحبوں کے ہمراہ گزر ہوا ۔ اس وقت یہ عورت جھاڑو دے رہی تھی دریافت فرماتے ہیں آج کونسی تاریخ ہے عرض کیا جاتا ہے کہ رجب کی بائیسویں تاریخ ہے فرمایا اگر کسی حاجت مند کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو مشکل میں پھنسا ہوا ہو مشکل کشائی نہیں ہو رہی تو اس کو چاہیے کہ نئے کونڈے لائے اور ان میں پوریاں بھر کر میری فاتحہ پڑھے پھر میرے وسیلے سے دعامانگے اگر اس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہ ہوئی تو وہ قیامت کے روز میرا دامن پکڑ سکتا ہے مذکورہ عورت نے اس ورد کے مطابق عمل کیا اس کے نتیجہ میں خاوند ایک مدفون خزانہ لے کر واپس آگیا فقروفاقہ کے دن امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ میں بدل گئے ہمارے معزز و مکرم دوست مولانا فضل الرحمن اپنے کتابچہ "رجب کے کونڈے" میں تفصیلی کہانی کے اختتام پر رقمطراز ہیں ۔

"یہ من گھڑت قصہ ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں کسی بھی مستند کتاب میں یہ منقول نہیں اس کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں نہ کبھی کوئی بادشاہ ہوا اور نہ ہی کوئی وزیر حضرت صادق کی پیدائش ایک روایت کے مطابق 8رمضان 80ھ میں ہوئی اور دوسری کے مطابق 7 ربیع الاول 83ھ میں ہوئی ان کی وفات پر اتفاق ہے کہ 15شوال 148ھ میں ہوئی ان کی عمر عزیز کے تقریباً 52سال خلفائے بنی امیہ کے عہد میں گزرے جن کا دارالخلافہ دمشق تھا باقی سال بنو عباس کے دور خلافت میں گزرے جنہوں نے بغداد کو اپنا دارالخلافہ بنا لیا تھا معلوم ہوا کہ 22رجب (جعفر صادق کا یوم پیدائش ہے اور نہ ہی یوم وفات) درحقیقت اہل تشیع کے ہاں اس دن کاتب وحی اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر خوشی منائی جاتی ہے جب اہل سنت والجماعت تک بات پہنچی تو اس کو داستان عجیب کے ذریعہ ایک نئی صورت دے دی گئی ۔ (ص13-14)

مزید آنکہ حضرت جعفر کی طرف منسوب عبارت شرکیات سے پر ہے جس سے وہ کوسوں دور تھے قرآن نے شہادت دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی فریادرس نہیں ہے :

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ٦٢ ... سورة النمل

"کون ہے جو مجبور کی پکار سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے ۔ "اور نفع و نقصان کا مالک وہی مختار کل ہے قرآن میں سورۃ یونس، الاعراف، الانعام، الانفطار، المومن وغیرہ کی متعدد آیات میں اس بات کی صراحت موجود ہے ۔ «ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن »اور وسیلہ بذات المخلوق کفار مکہ کا عقیدہ تھا جس کی سورۃ الانعام اور سورۃ یونس میں واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے یہ شواہد ہیں کہ حضرت جعفر صادق جیسی عظیم ہستی مجسمہ تعلیمات کتاب و سنت اس کے منافی حکم صادر نہیں کر سکتے لہذا ان کی طرف منسوب حکایت جھوٹی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص615

محدث فتویٰ